خطبہ نمبر
4

الصلاة والسلام عليك يا رسول الله

خطبات جمعه

مصیبتیں کیوں آتی ہیں؟

مولانا ظہیر مصباحی صاحب

{نگران:۔سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر}

مجلسِ ادارت:

مولانا مبارک حسین صابری (مبلغ :- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

مولانا جابر حسین ریحانی (مبلغ:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

HERA ISLAMIC CHANNEL
JAMBUSAR GUJARAT

پیش کش:- نوری تربیتی سینٹر، (مرکز:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

HERA ISLAMIC CHANNEL JAMBUSAR

لکَ الحمدُ یا اللّٰہ، خلقتنا وھدینا وانقضتنا من النار، والصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ، لقد بلّغت الرسالۃ وادّیت الامانۃ ونصحت الامۃ ومحوت الظلمۃ وارشدتنا الی السنّۃ والجماعۃ وبک توجّھنا الی ربّنا فی ھٰذہ الساعۃ، صلّی اللّٰہُ علیک وعلی اٰلک واصحابک اجمعین۔

اما بعد!

فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

قرآن مجید جہاں هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ و هُدًى لِّلنَّاسِ ہے وہیں قرآن مجید شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ و شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ بھی ہے، قرآن میں جہاں ظاہر کا علاج ہے وہیں باطن کا علاج بھی ہے، قرآن جسمانی اور روحانی دونوں بیماریوں کے لیے یکساں باعث شفا وصحت ہے۔

آؤ! اس نسخۂ شفاء سے موجودہ حالات میں اترنے والی بیماریوں کا سبب اور تریاق پوچھیں۔

قرآن کہتاہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ (الروم)

چمکی خرابی خشکی اور تری میں ان برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ انھیں ان کے بعض کوتکوں (برے کاموں) کا مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں۔

فساد اور بگاڑ خشکی اور تری یعنی زمین اور سمندر دونوں میں ہوا۔

زمین میں فساد کی صورتیں

(ظَهَرَ الْفَسَادُ) شَاعَ (فِی الْبَرِّ) کَالْجَدْبِ وَقِلَّةِ النَّبَاتِ وَالرِّبْحِ فِی التِّجَارَاتِ وَالرِّبْعِ فِی الزِّرَاعَاتِ وَالدَّرِّ وَالنَّسْلِ فِی الْحَیْوَانَاتِ وَمَحْقِ الْبَرَکَاتِ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَوُقُوعِ الْمُوْتَانِ وَظُهُورِ الْوَبَاءِ وَالطَّاعُونِ فِی النَّاسِ وَکَثْرَةِ الْحَرْقِ وَغَلَبَةِ الْأَعْدَاءِ وَوُجُودِ الْفِتَنِ وَالْحَرْبِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ مِنَ الْمُضَارِّ (روح البیان، ۲۱)

قحط سالی یہ بھی فساد کی علامت ہے
پیداوار کی کمی یہ بھی فساد کی علامت ہے
کاروبار اور تجارت میں نفع کی کمی یہ بھی فساد کی علامت ہے
کھیتیوں میں نقصان یہ بھی فساد کی علامت ہے
جانوروں کی نسل اور دودھ میں کمی یہ بھی فساد کی علامت ہے
ہر چیز سے برکت کا اٹھ جانا یہ بھی فساد کی علامت ہے
چلتے پھرتے کثرت سے موتوں کا واقع ہونا یہ بھی فساد کی علامت ہے
لوگوں میں طاعون اور وباؤں کا پھیل جانا یہ بھی فساد کی علامت ہے
آتش زدگی کی کثرت، دشمنوں کا غلبہ، فتنوں اور جنگوں کا پایا جانا اسی طرح دیگر تکلیف دہ چیزیں یہ سب فساد کی علامات ہیں

سمندر میں فساد کی صورتیں

ڈوب جانا یہ بھی سمندری فساد کی علامت ہے
اور بارش نہ ہونے کی وجہ سے سمندری جانوروں کا اندھا ہوجانا یہ بھی سمندری فساد کی علامت ہے
غوطہ خوروں کا موتیوں کو پانے سے محروم رہنا یہ بھی سمندری فساد کی علامت ہے
کثرت سے ہواؤں کا چلنا، سمندری طوفان اور بلند موجیں یہ سب سمندری فساد کی علامات ہیں
ظَهَرَتِ الْمَعَاصِی فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَحَبَسَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْغَیْثَ وَاَغْلٰی سِعْرَهُمْ (قرطبی)
خشکی اور تری میں جب گناہ بڑھ جاتے ہیں تو اللہ تعالی بارش کو روک لیتا ہے اور ان کے داموں کو مہنگا کر دیتا ہے۔

یہ فساد کیوں؟

جس طرح دواؤں اور غذاؤں میں خداوند قدوس عَزَّ وَجَلَّ نے قسم قسم کی تاثیرات پیدا فرمائی ہیں کہ زہر مار ڈالتا ہے، تریاق زہر کے اثرات کو زائل کر دیتا ہے، بعض غذائیں صحت کو برباد کر دیتی ہیں اور بعض غذائیں تندرستی کو بڑھادیتی ہیں اسی طرح انسان کے اقوال و افعال میں

بھی قدرت نے قسم قسم کی تاثیرات رکھ دی ہیں مثلاً آپ کی "گالی" دُنیا بھر کے انسانوں کو آپ کا دشمن بنادیتی ہے اور آپ کی "دُعاء" دنیا بھر کو آپ کا دوست بنادیتی ہے ۔اسی طرح اگر آپ کسی کو "مُکہ" دکھائیں تو وہ آپ پر غضبناک ہوجاتاہے اور اگر آپ کسی کے آگے ہاتھ جوڑیں تو وہ آپ پر رحم دل ہوجاتا ہے۔

اسی طرح سمجھ لیجئے کہ انسان کے ہر قول و عمل میں قدرت نے قسم قسم کی تاثیریں اور طرح طرح کے اَثرات پیدا فرمائے ہیں ۔

نیک اعمال اور اچھے اچھے اقوال کی تاثیرات و اَثرات بھی اچھے ہوا کرتے ہیں اور بُرے اَعمال اور بُرے اَقوال کی تاثیرات و اَثرات بھی بُرے ہوا کرتے ہیں ۔ (نوادر الحدیث)

اسی لیے علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں:

(بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِی النَّاسِ) ای بِسَبَبِ شُوْمِ الْمَعَاصِی الَّتِی كَسَبَهَا النَّاسُ فی الْبَرِّ والْبَحْرِ،

لوگوں کے گناہوں کے وجہ سے یعنی انسانوں نے خشکی و تری (زمین اور سمندر) میں جو گناہ کیۓ ان گناہوں کی نحوست کی وجہ سے فساد اور بگاڑ پیدا ہوا۔

آج لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے گناہ کر لیا تو اس سے کیا اثر پڑتا ہے؟ کیا فرق پڑتا ہے؟ ایسے لوگوں کے لئے علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ نے زمین اور سمندر میں سب سے پہلے ظاہر ہونے والے فساد اور بگاڑ کا سبب قرآن کی روشنی میں جو ذکر کیا ہے وہ یہی ہے کہ وہ گناہوں کی نحوست کی وجہ سے ہوا۔ آپ فرماتے ہیں:

(وَاَوَّلُ فَسَادِ ظهر فی الْبَرِّ قَتَلَ قَابيل اَخَاهُ هَابيل، وَفِی الْبَحْرِ اخذ الجلندی الْمَلِک كُلَّ سَفِينَةٍ غَصبًا)،

یعنی سب سے پہلا فساد زمین پر اس وقت ظاہر ہوا جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اور سمندر میں سب سے پہلے فساد اس وقت ہوا جب جلندی بادشاہ نے لوگوں کی کشتیوں کو ان سے چھین لیا۔

زمین اور سمندر میں جو سب سے پہلے گناہ کی نحوست سے جو فساد ظاہر ہوا کیا آپ جانتے ہیں اس فساد کی صورت کیا تھی؟

(لَا يَأْتِی اِبْنُ آدَمَ شَجَرَةً اِلَّا وَجَدَ عَلَيْهَا ثَمْرَةً وَكَانَ مَاءُ الْبَحْرِ عَذْبًا وَكَانَ لَا تَقْصُدُ الْاَسْوَدُ الْبَقَرَ فَلَمَّا وَقَعَ قَتْلُ الْمَذْكُوْر تَغَيَّرَ مَا عَلَى الْاَرْضِ وَشَاكَتِ الْاَشْجَارُ وَصَارَ مَاءُ الْبَحْرِ مِلْحًا مُرًّا جِدًّا وَقَصَدَ بَعْضُ الْحَيْوَانُ بَعْضًا

وَتَعَلَّقَتْ شَوْكَةٌ بِنَبِيٍّ فَلَعَنَهَا فَقَالَتْ لَا تَلْعَنني فَإِنِّي ظهرت مِنْ شُؤْمِ بذنوب الْآدَمِيِّين(روح البیان)

انسان اس گناہ سے پہلے جس درخت کے پاس آتا اسے پھل دار پاتا اور سمندر کا پانی میٹھا ہوتا اور شیر گائے پر حملہ نہیں کرتا لیکن جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا زمین کے حالات یوں بدل گئے کہ درخت کانٹے دار ہو گئے سمندر کا پانی سخت کھارا اور کڑوا ہو گیا اور جانوروں نے ایک دوسرے پر حملہ شروع کر دیا حتیٰ کہ ایک مرتبہ ایک کانٹا کسی نبی کے دامن سے اُلجھ گیا تو آپ نے اسے سخت و سست کہا، تو اس نے کہا آپ مجھے زجرو توبیخ نہ پلائیں! میں تو انسانوں کے گناہوں کی نحوست کی وجہ سے ظاہر ہوا ہوں۔

یاد رکھیں! گناہوں کی وجہ سے یہ فساد اور بگاڑ بیماریاں، بلائیں، کثرت اموات ان گناہوں کی پوری پوری سزا نہیں علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ

(لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ)

کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے بعض سزا کا ذکر فرمایا کیونکہ پوری پوری سزا تو آخرت ہی میں ہو گی اور یہ بعض سزا بھی دنیا میں اس لیے رکھی کہ لعلھم یرجعون تاکہ بندہ شرک سے توحید کی طرف پلٹ آئے،

گناہوں سے طاعتوں کی طرف پلٹ آئے

غفلتوں سے طلب حق کی طرف پلٹ آئے،

نفس پرستی سے عبادت میں جدوجہد کی طرف پلٹ آئے، تضییع اوقات سے تعظیم شرع کی طرف پلٹ آئے۔

گناہوں کا اثر

یادرکھیں! اللہ رب العزت نے بہت ساری چیزوں کو گناہوں کی نحوست کی وجہ سے بدل دیا ابلیس کی صورت اور اس کا نام بدل دیا اس کا نام حارث اور عزازیل تھا تو اللہ نے اس کا نام بدل کر ابلیس رکھا کیونکہ اس نے انکار تعظیم نبوت کا گناہ کیا۔

نوح علیہ السلام کے بیٹے سام نے اپنے والد محترم کے ستر کی طرف نظر کی جبکہ آپ سو رہے تھے حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی اللہ تعالی نے اس کا چہرہ سیاہ کردیا۔

موسی علیہ السلام کی قوم کو اللہ تعالی نے بندروں میں تبدیل کر دیا،

عیسی علیہ السلام کی قوم کو سوروں میں تبدیل کر دیا، قبطیوں کے پانی اور مال کو خون اور پتھر میں

تبدیل کر دیا، امیہ بن ابی الصلت جو کہ بلغائے عرب سے تھا اس کے علم کو اس طرح متغیر کیا کہ جب وہ سویا ہوا تھا ایک پرندے نے آکر اس کے منہ میں چونچ رکھی جب وہ نیند سے اٹھا تو سارے علوم بھول چکا تھا،

ایک شخص کو اس کی والدہ نے آواز دی اس نے نا فرمانی کرتے ہوئے جواب نہ دیا تو اللہ تعالی نے اسے گونگا بنا دیا،

برصیصا نے ۲۲۰ سال تک اللہ تعالی کی عبادت کی لیکن شراب نوشی اور زنا کاری کی وجہ سے اس کا ایمان کفر میں بدل گیا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو میکائیل علیہ السلام آپ کے پاس گیہوں کے کچھ دانے لے کر حاضر آئے اور کہا یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا رزق ہے اب آپ زمین میں کاشت کاری کریں! حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانے تک گیہوں کا دانہ شتر مرغ کے انڈے کی طرح تھا پھر جب لوگوں نے ناشکری کی تو گیہوں کا دانہ مرغی کے انڈے کی طرح ہو گیا پھر کبوتری کے انڈے کی طرح پھر جھرے کی مقدار میں پھر حضرت عزیر علیہ السلام کے زمانے میں بیچ کے برابر ہو گیا۔

گناہوں کے اثرات کیا ہوتے ہیں؟ اس کی ہلاکتیں اور تباہیاں کتنی سخت ہوتی ہے؟ گناہوں کا انجام اور نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ ذرا دل کے کانوں سے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنیں!

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمُوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّاسُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ (مشکوٰۃ، باب تغیر الناس، ص۴۵۹)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب کسی قوم میں خیانت ظاہر اور کھلم کھلا ہونے لگتی ہے تو اللہ تَعَالٰی اس قوم کے دل میں اس کے دشمنوں کا خوف اور ڈر ڈال دیتا ہے اور جب کسی قوم میں زنا کاری پھیل جاتی ہے تو اس قوم میں بکثرت موتیں ہونے لگتیں ہیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگتی ہے اُس قوم کی روزی کاٹ دی جاتی ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرنے لگتی ہے اس قوم میں

خون ریزی پھیل جاتی ہے اور جو قوم عہد شکنی اور بد عہدی کرنے لگتی ہے اس قوم پر اس کے دشمن کو غالب و مسلط کردیا جاتا ہے۔

علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ اس کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

حضور اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس حدیث میں پانچ بُرے اعمال اور ان کی بُری تاثیروں کا بیان فرمایا ہے۔

(۱)خیانت کی تاثیر یہ ہے کہ جو قوم امانت میں خیانت کرنے لگے گی تو وہ قوم اپنے دشمنوں سے خاءف ، ڈرپوک اور بزدل ہو جایئں گی۔

(۲)اور جو قوم زناکاری کی لعنت میں گرفتار ہو جایئں گی تو اس قوم پر طرح طرح کی بلائیں بیماریاں اور وبائیں آئیں گی اور بکثرت لوگ مرنے لگیں گے۔بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ "جہاں زنا وہاں فنا۔"

(۳)اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرے گی تو اس کا یہ اثر ہوگا کہ ان کی روزیوں کی برکت کٹ جائے گی۔وہ عمر بھر روزی کمانے کے لیے دربدر کی ٹھوکر کھاتے پھریں گے اور ہزاروں لاکھوں کمائیں گے بھی مگر ان کے دل کو چین اور روح کو سکون اور دولت کو قرار نہیں حاصل ہوگا اور کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ دولت کہاں سے آئی اور کدھر چلی گئی۔

(۴)اور جو قوم ناحق فیصلہ کرنے کی خوگر ہو جایئں گی تو اس گناہ کا یہ اثر ہوگا کہ اس قوم میں قتل و خون ریزی کی بلا پھیل جائے گی اور روزانہ دن رات ہر طرف قتل ہی ہوتے رہیں گے۔

(۵)اسی طرح جو قوم بدعہدی کی راہ پر چل پڑے گی اس قوم کی عزت و اقبال اور اس کی سلطنت کے جاہ و جلال کا خاتمہ ہو جایئں گااور اس قوم پر اس کے دشمنوں کا غلبہ و اقتدار ہو جایئں گا۔

چونکہ ان گناہوں کی یہی تاثیرات ہیں اور کوئی چیز بھی اپنا خلقی اثر دکھائے بغیر نہیں رہ سکتی لہٰذا ان گناہوں کے وہی اثرات ہوں گے جو اوپر بیان کئے گئے۔ آگ پر انگلی رکھ کر لاکھ چلاءیے مگر انگلی ضرور جل جائے گی کیونکہ آگ کی تاثیر ہی جلا دینا ہے۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ ان گناہوں کی نحوستوں اور ہلاکتوں کو ذکر کرنے بعد ارشاد فرماتے ہیں:

فَضَرَرُ الْبَعْضِ يَسْرِى اِلَى الْجَمِيْعِ وَلِذَا يُقَالُ مَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَجَمِيْعُ الْخَلْقِ مِنَ الْاِنْسِ وَالدَّوَابِّ وَالْوُحُوْشِ وَالطُّيُوْرِ وَالذَّرِّ خَصْمَاءُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بعض لوگوں کے گناہوں کی نحوست تمام کو پہنچتی ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ جس نے ایک گناہ کیا تمام مخلوق چاہے انسان ہوں یا جانور، وحشی درندے اور چرندو پرند حتی کہ سورج کی شعاع میں نظر آنے والے ذرات سب کے سب قیامت کے دن اس کے مدمقابل آئیں گے اور جھگڑیں گے کیونکہ گناہوں کی نحوست کی وجہ سے انہیں بھی تکلیف پہنچیں۔

گناہوں کی نحوست کی وجہ سے سے جانور کس قدر خوفزدہ رہتے ہیں اس کا اندازہ آپ اس واقعے سے لگا سکتے ہیں

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ روایت ہے آپ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا تو آپ کی ذات مبارکہ سے تین ایمان افروز و عبرت ناک واقعات کا مشاہدہ ہوا جن کی وجہ سے میرے دل میں اسلام کی عظمت بیٹھ گئی ان واقعات میں سے تیسرا عبرتناک واقعہ یہ تھا

کہ ہم لوگ سفر کرتے ہوئے چلے جارہے تھے کہ اچانک ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر عرض کرنے لگا یارسول اللہ! الآمان الآمان یعنی اے اللہ کے رسول مجھے بچا لیجئے، مجھے بچا لیجئے. اتنے میں ایک اعرابی دوڑتا ہوا پہنچا جس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: اے نوجوان! تم اس بے چارے کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتے ہو؟ اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اسے بھاری رقم دے کر خریدا ہے لیکن یہ میری بات نہیں مانتا اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اسے ذبح کردوں اور اس کے گوشت سے ہی فائدہ اٹھاؤ اونٹ نے عرض کیا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کام کرنے کے خوف سے اس کی نافرمانی نہیں کرتا ہوں بلکہ اس کے برے عمل کی وجہ سے اس کی بات نہیں مانتا اور اس کے پاس سے بھاگ جانا چاہتا ہوں کیونکہ یہ جس قبیلے میں رہتا ہے وہ قبیلہ عشاء کی نماز سے غافل ہو کر سو جاتا ہے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان پر اللہ کا عذاب نازل ہو تو ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں بھی اس عذاب میں گرفتار ہو جاؤں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ آپ سے عشاء کی نماز پڑھنے کا وعدہ کرے تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی اس کی نافرمانی نہیں کروں گا حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے نماز نہ چھوڑنے کا وعدہ لیا اور اونٹ اس کے حوالے کر دیا پھر اپنے گھر واپس تشریف لائے۔
(درۃ الناصحین)

بے نمازی کی نحوست ہر جگہ اپنا رنگ دکھاتی ہے کہیں بے نمازی تنہا عذاب الہی میں گرفتار ہوتا ہے تو کہیں اس کے قریب رہنے والے انسان اور جانور بھی غضب الہی کا شکار ہو جاتے ہیں
حضرت علامہ صفوری شافعی رحمۃ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میں نے علامہ نیشاپوری کی کتاب النزھۃ میں لکھا ہوا دیکھا کہ ایک بزرگ سفر کرتے ہوئے کسی سمندر کے کنارے پہنچے تو یہ دیکھ کر انتہائی حیران و متعجب ہوئے کہ سمندر کی مچھلیاں ایک دوسرے کو کھائے جا رہی ہیں انہیں گمان ہوا کہ سمندر میں قحط پڑ گیا ہے ابھی وہ بزرگ اسی وہم و گمان میں تھے کہ غیب سے آواز آئی اے میرے پیارے! یہ قحط سالی نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک بے نمازی یہاں سے گزر رہا تھا جو پیاسا تھا اس نے پانی پینا شروع کیا پانی چونکہ کھارا نمکین تھا اس لئے وہ پی نہ سکا اور اپنے منہ سے واپس سمندر میں ڈال دیا یہ اس بے نمازی کے جھوٹے کی نحوست ہے کہ سمندری مچھلیاں ایک دوسرے کو کھانے لگیں (نزھۃ المجالس)

محترم حضرات! گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ زمین اور سمندر میں تکلیفوں اور مصیبتوں کا اترنا، کثرت سے اموات کا واقع ہونا طاعون اور دیگر مہلک بیماریوں کا در آنا قرآنی نقطہ نظر سے گناہوں کی شامت اور نحوست ہے اس لیے اگر بیماریوں سے بچنا چاہتے ہیں،وبائی امراض طاعون وغیرہ سے حفاظت چاہتے ہیں تو گناہوں سے باز آجائیں
یہاں ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ بیماریاں اور کثرتِ اموات اگر گناہوں کی وجہ سے ہے تو صالحین امت، پرہیزگار اور متقی حضرات ان بیماریوں میں کیوں رخصت ہوگئے؟
اس سوال کا جواب، صدیوں قبل غیب داں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عطا فرما دیا ہے۔
سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِذَا ظَهَرَ السُّوءُ فِي الْاَرْضِ اَنْزَلَ اللهُ بَأْسَهٗ بِاَهْلِ الْاَرْضِ

جب زمین میں گناہ پھیل جائے گا تو اللہ تعالی اہل زمین پر مصیبتیں نازل فرمائے گا۔
اس پر ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی

وَ فِیہِمُ الصّٰلِحُونَ فَیَہلِکُونَ بِہلٰکِہِمْ؟
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین والوں میں صالحین بھی ہیں کیا گناہوں کی شامت کی وجہ سے ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ان صالحین کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا؟
اس پر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

یُصِیبُھُمْ مَا اَصَابَ النَّاسُ
جو مصیبتیں اور ہلاکتیں گنہگاروں کو پہنچیں وہی صالحین کو بھی پہنچے گی

ثُمَّ یُرجَعُونَ اِلٰی رَحْمَۃِ اللہِ وَ مَغْفِرَتِہٖ
ہاں! پھر صالحین کو اللہ کی رحمت اور مغفرت کی طرف لوٹا دیا جائے گا دوسرے مقام پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ثُمَّ یُبْعَثُونَ عَلٰی نِیَّتِہِمْ وَ اَعْمٰلِہِمْ
پھر ان صالحین کو ان کی نیک نیتوں اور نیک اعمال پر اٹھایا جائے گا
مصیبتیں بیماریاں اور تکلیفیں جھیلنے میں فاسقین و فاجرین صالحین و متقین دونوں یکساں نظر آتے ہیں۔ہاں آگے صالحین کو اللہ کی رحمت و مغفرت کے دامن میں پناہ ملے گی اور بروز حشر ان کو نیک اعمال اور نیک نیتی پر اٹھایا جائے گا صالحین اگرچہ انجام کے اعتبار سے نجات یافتہ اور مغفرت یافتہ ہوں گے مگر صالحین کا امت سے اٹھ جانا کوئی کم نقصان ہے امت کے لئے؟ اور یہ سارا نقصان گناہوں کی شامت کی وجہ سے اس لیے مسلمانوں ! گناہوں سے باز آجاؤ توبہ کرو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وما علینا الاالبلاغ المبین